Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲	۱۸ محرم ۱۳۹۳ھ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۲ھش ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء	نمبر ۴۱

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی ایک خدا نما نشان ہے جس سے ہستی باری تعالیٰ پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے

خدائی بشارت کی ایک ایک علامت حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت وجود میں حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی

یہ پیشگوئی ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار اور غلبۂ اسلام کیلئے اپنے آپکو وقف کردو

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر علمائے سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ - ۲۱ تبلیغ (کل بتاریخ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۲ھش ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء بروز منگل) یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر منعقدہ جلسہ میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں جن میں واضح کیا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت وجود میں دہریت و الحاد کے موجودہ دور میں ایک ایسا عظیم آسمانی نشان ظاہر ہوا جس نے دہریت کی زہریلی کچلیوں کو توڑ کر رکھدیا اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی صفات پر زندہ ایمان اور حقیقی معرفت پیدا کرنے کے سامان بہم پہنچائے۔ فاضل مقررین نے بتایا کہ کس طرح اس پیشگوئی کی ایک ایک علامت مہتم بالشان طریق سے حضرت مصلح موعودؓ کے وجود گرامی میں پوری ہوئی، کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ یہ آسمانی نشان ہر احمدی کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ قرآن عظیم کی اشاعت اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو وقف کردو۔

یہ تقاریر اس جلسہ عام میں کی گئیں جو مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اہل ربوہ کثیر تعداد میں شوق در شوق اس میں شامل ہوئے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ صدر عمومی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی درخواست پر صدارت کے فرائض محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے سرانجام دیئے۔ مختلف تقاریر کے درمیان ربوہ کے شعراء کرام اپنے کلام سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کرتے رہے۔ کارروائی کا آغاز ۹ بجے صبح مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کا مصداق" کے زیر عنوان تقریر فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام کی اور مسلمانوں کی جو حالت تھی اور دشمنان اسلام جس طرح اسلام پر حملہ آور تھے آپ نے اس کا ذکر فرمایا اور پھر بتایا کہ کس طرح مخالفین اسلام کی طرف سے نشان نمائی کے مطالبہ پر حضور علیہ السلام نے ہوشیارپور میں چلہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے غلبۂ اسلام کے لئے دردمندانہ دعائیں کیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مصلح موعود کی بشارت دی۔ چنانچہ مقررہ میعاد کے اندر حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے اور آپؓ کی ذات میں وہ سب نشانات پورے ہوئے جن کا مصلح موعود سے تعلق تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نظم پڑھی جس کے بعد مکرم مفتی احمد صادق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ) نے پیشگوئی کی علامت "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ربوہ میں اس وقت دنیا کے مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے جو غیر ملکی طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سب طالب علم اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زندہ ثبوت ہیں۔ اسی طرح ربوہ میں بیرونی ممالک میں تبلیغ کرنیوالے جو مبلغین موجود ہیں یا جو فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں وہ سب کے سب ثبوت ہیں اس امر کا کہ یہ پیشگوئی واقعی عظیم الشان طریق سے پوری ہوئی۔ ان کے ذریعہ سے ہزاروں ایسے لوگوں نے اسلام قبول کیا جو آج اپنے اپنے ملک میں نور اسلام کو پھیلانے میں کوشاں ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۱ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح چند دنوں کیلئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو امیر مقامی اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت و عافیت کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

---

۱۰ فروری بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا حبیب پٹیل کلینک کراچی میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی مگر بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

شکریہ احباب

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرے بھتیجے مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم کی وفات پر کثرت سے احباب جماعت کے تعزیت کے خط مجھے موصول ہوئے ہیں۔ جن میں بھائیوں اور بہنوں نے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا ہے اور ہمارے غم کو اپنا غم سمجھا ہے۔ میں ابھی خلوص سے پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی تھی کہ مرزا عزیز احمد صاحبؒ کی وفات ہوگئی۔ بیماری میں ہی ان کو دیکھنے گئی جس سے جگر پر اثر ہو کر شدید چکروں کی تکلیف ہوگئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن اتنی طاقت نہیں کہ فرداً فرداً خطوط کے جواب لکھوا سکوں۔ اس اعلان کے ذریعہ سب بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

مبارکہ

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

مجلس صحت کے پروگرام کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے والے میدان میں ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ فروری بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تعلیمی ادارہ جات کی ٹیموں کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس انصار اللہ ربوہ کی ٹیمیں بھی شامل ہونگی۔ احباب تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ھش

حکومت اور عوام کو قائدِ اعظم کی بعض نصائح

قبل ازیں ہم قائدِ اعظم کے ارشادات کی رو سے واضح کر چکے ہیں کہ پاکستان کی سالمیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ صوبائی عصبیت ہے۔ صوبائی تعصب قوم و ملک کے لئے ایک لعنت ہے۔ یہ ایک زہر ہلاہل ہے۔ یہ زہر اگر قوم کے رگ و پے میں سرایت کر جائے تو پھر قوم کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے۔ کسی قوم کا صوبائی تعصب میں گرفتار ہونا اور اس زہر کو اپنے درمیان گوارا کرنا خودکشی کے مترادف ہوتا ہے۔ اسی لئے قائدِ اعظم نے صوبائی تعصب سے بچنے کی نہایت زوردار الفاظ میں بار بار تلقین فرمائی۔ آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کسی علاقے میں صوبائی تعصب کا زہر پھیل جائے اور وہاں کے بعض بر خود غلط عناصر ناروا حد تک صوبائی خود مختاری کا مطالبہ کر کے اور اندر ہی اندر ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو کر قوم و ملک کے لئے خطرہ بن جائیں تو اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے قوم و ملک اور حکومت پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور انہیں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔

ایسے حالات میں قائدِ اعظم نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ ایسے عناصر کو جو کسی طرح بھی راہِ راست پر نہ آئیں اور اپنی خفیہ ریشہ دوانیوں کے ذریعہ قوم و ملک کی سالمیت کیلئے ایک خطرہ بن جائیں سختی سے کچل دیں اور ساتھ ہی عوام کا یہ فرض ٹھہرایا ہے کہ وہ اس کام میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور اس کے ہاتھ مضبوط کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ جب خود قائدِ اعظم کی زندگی میں پاکستان کے ایک صوبے کے بعض ایسے بر خود غلط عناصر نے خفیہ کارروائیوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعہ پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کرنے کی کوشش کی تو قائدِ اعظم نے اس کا بہت سختی سے نوٹس لیا اور ان کی اصلاح کی سرتوڑ کوشش کی۔ لیکن جب ان کی سرگرمیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں اور انہوں نے ملک کی سالمیت کے لئے ایک عظیم خطرہ پیدا کر دیا تو آپ خود اس صوبہ میں تشریف لے گئے اور وہاں متعدد تقاریر کر کے وہاں کے عوام کو اس خطرہ سے آگاہ کیا اور اس ضمن میں انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ہی ایسے عناصر کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب ہم کسی طرح بھی خفیہ کارروائیوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور نہ پاکستان کے دشمنوں کے روادار ہو سکتے ہیں۔ اب ہم غداروں اور دھوکہ بازوں کی رعایت کرنے کو تیار نہیں۔ اگر یہ باتیں بند نہ ہوئیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ کی صوبائی حکومت اور حکومتِ پاکستان سخت قدم اٹھائے گی اور ان کو سختی سے کچل دے گی کیونکہ ان کا وجود قوم کے حق میں زہر ہے۔" (تقریر ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء)

مندرجہ بالا الفاظ میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کی ذمہ داری واضح کرنے کے علاوہ قائدِ اعظم نے عوام کو بھی ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں فرمایا:۔

"یہ واقعی بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان کے عوام اپنے ملک کی ترقی کے امکانات سے باخبر ہیں۔ مگر میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ بے صبری اور جلد بازی اتنی ہی خطرناک ہے جتنی ولولے کی کمی اور بے حسی۔ میں آپ کو پُرزور صلاح دوں گا کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور ان لوگوں کی حمایت کریں جن کے ہاتھ میں آپ کی حکومت کی باگ ڈور ہے۔ آپ ان کے ساتھ ہمدردی رکھیں اور ان کی مشکلات اور دقتوں کو اسی طرح سمجھنے کی کوشش کریں جس طرح انہیں آپ کی تکالیف، شکایات اور پریشانیوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس تعاون، نیک نیتی اور نیک جذبہ کے بل پر آپ نہ صرف پاکستان کو قائم رکھ سکیں گے بلکہ آپ اسے دنیا کی ایک بڑی مملکت بنا سکیں گے۔" (ایضاً)

الغرض قائدِ اعظم نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ صوبائی عصبیت کی آڑ میں ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی نیت سے خفیہ سازشوں اور ریشہ دوانیاں کرنے والوں کو سر نہ اٹھانے دیں اور اگر وہ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئیں تو انہیں سختی سے کچل دیں۔ دوسری طرف قائدِ اعظم نے باشندگانِ پاکستان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور پاکستان کی سالمیت پر کوئی آنچ نہ آنے دیں۔ اگر حکومت اور عوام بیدار ہوں گے اور اپنے اپنے فرائض کو پوری مستعدی اور چوکسی کے ساتھ سرانجام دیں گے تو پاکستان ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ و مامون رہے گا۔ نہ اندرونی بدخواہ سر اٹھانے اور پاکستان کی سالمیت کو کوئی گزند پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں گے اور نہ بیرونی دشمنوں کو پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کرنے کی جرأت ہو سکے گی۔ اس ضمن میں قائدِ اعظم کی درج ذیل نصیحت خاص طور پر حرزِ جان بنانے کے قابل ہے کیونکہ آج پاکستان جن اندرونی اور بیرونی خطرات سے دوچار ہے اس میں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے اصل اور صحیح طریق پر ہی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ ہم اپنی ان معروضات کو قائدِ اعظم کی اس نصیحت پر ہی ختم کرتے ہیں۔ قائدِ اعظم نے فرمایا:۔

"اس اہم اور نازک وقت میں جبکہ ہم بیرونی خطرات سے دوچار ہیں اور اندرونی طور پر ہمیں ایسے پیچیدہ مسائل سے نپٹنا ہے جن کے اثرات بہت دور تک پہنچتے ہیں اور ہمارے مستقبل کو متاثر کرنے والے ہیں آپ اتحاد اور یکجہتی پیدا کر کے بہت بڑی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ ان حالات میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگ اپنے ذاتی اور خودغرضانہ مقاصد کے لئے ایسی کارروائیاں کریں جو پھوٹ اور تفرقہ کا باعث ہوں۔ اپنے ہی لوگوں میں جو غدار اور دغاباز ہیں ان سے ہوشیار رہیئے اور ان سے جو آپ کے ذریعہ اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں ان سے بھی ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

آخر میں میں آپ کو بڑی تاکید کے ساتھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان کے سچے اور بے غرض سپاہی کی طرح انکساری، بے غرضی اور پوری سنجیدگی سے سوچیں اور قدم اٹھائیں۔"

(اقتباسات از تقاریر ۲۱ مارچ، ۲۴ مارچ و ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء)

فسادی یقیناً نقصان اٹھانے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے اور انہیں تفرقہ سے بچنے کی نہایت زوردار الفاظ میں تلقین فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آلِ عمران آیت ۱۰۴) نیز فرمایا وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (الانفال آیت ۴۷) ـــ باہمی اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جو تعلق اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اسے نہ توڑا جائے اور ایسی باتوں سے بچا جائے جن کے نتیجہ میں فساد اور تفرقہ پیدا ہوتا ہو۔ اسی لئے ساتھ ہی فرمایا:۔

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۸)

یعنی جو اللہ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے کاٹتے ہیں اور فساد کرتے ہیں وہی لوگ نقصان اٹھانیوالے ہیں

اس سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کئے ہوئے تعلق کو قطع کرنے اور فساد پھیلانے میں سراسر نقصان ہے کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جمعیت منتشر ہونے سے طاقت زائل ہو کر رہ جاتی ہے اور ایسی پراگندہ اور منتشر قوم دشمن کے مقابلہ میں مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہمی تعلق کو منقطع نہ کرنے اور باہم متحد و متفق رہنے پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔" (بخاری کتاب الادب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چوتھا اہم مطالبہ

نوجوان — اور — وقفِ زندگی

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے سب کچھ اس کی عطاء ہے۔ جب سب چیزیں خدا کی امانت ہیں تو انسان کا فرض ہے کہ اس امانت کو مالک حقیقی کے حکم کے مطابق تصرف میں لائے۔

زندگی کے اوقات بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ صحت و عافیت بھی اسی کی دین ہے۔ انسان ایک محدود عرصہ کے لئے اس دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ انسانی زندگی تین بڑے مراحل میں منقسم ہوتی ہے۔ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا۔ بچپن تو نشوونما میں گذر جاتا ہے اور بڑھاپے کے وقت بالعموم انسان عملی جامہ نہیں پہن سکتا اس کے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں اور کام کرنے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اب رہے وہ کے حقیقی اور پورا کام کرنے کا اصل زمانہ نوجوانی کی عمر ہے۔ جب کہ قویٰ میں طاقت ہوتی ہے اور انسان جفاکشی اور ہمت سے اپنے فرائض کو سرانجام دے سکتا ہے اسی بناء پر عام طور پر جوانی کو زندگی کا بہترین حصہ قرار دیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور مسلمانوں کی حالت پر افسردہ ہو کر فرمایا تھا ؎

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

اسلام کی اس بے کسی کے مداوا کے لئے آپ نے امت کے نوجوانوں، اولوالعزم نوجوانوں کو دعوت دی اور فرمایا ؎

بکوشید اے جوانانِ تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونقِ اندر دودمانِ ملت شود پیدا

جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر خدمتِ اسلام کے لئے تن من دھن کی قربانی کرنے کے لئے آگے بڑھے اور انہوں نے عملاً ایسا کر دکھایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

زندگی انسان کے اختیار میں نہیں ہے محض اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ جب چاہے انسان کی زندگی کو ختم کر سکتا ہے۔ انسان کا یہی کمال ہے کہ وہ اپنے جملہ اوقات کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے خرچ کرے اور اپنی ساری زندگی اسکی مرضی کے تابع گزارے وقف زندگی کی یہی روح ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا ہے کہ میری نماز میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت سب خدا کے لئے ہیں اسی کے حکم کے مطابق سب لمحات بسر کر رہا ہوں۔

سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیں اور آپ کے نقش قدم پر چلیں اسلئے ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے لئے ہی گزاریں۔

اس زمانہ میں اشاعتِ اسلام کے اس دور میں ایسے ہونہار حوصلہ مند اور ذہین نوجوانوں کی اشد ضرورت ہے جو اپنے سارے اوقات راہِ خدا میں اشاعت دین کے لئے وقف کرنے والے ہوں۔ یوں تو ہر مسلمان مبلغ ہے مگر یہ ایسے خاص لوگوں کی جماعت ہے جو ہمہ وقت اس کام کے لئے مخصوص ہوں اور اشاعت دین کا جذبہ ان کے تمام حواس اور قویٰ پر حاوی ہو ایسے لوگ ہی دین کے پورے خادم اور اسلام کے لئے واقف زندگی ہوتے ہیں آج ایسے نوجوانوں کی اسلام و احمدیت کو ضرورت ہے پس اے بھائیو، اے عزیزو! اٹھو اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر ہمہ تن دین کے لئے خدمت کو اپنا شعار بناؤ۔ وقف زندگی کرو اور اس زمانہ میں جو آسمانی مائدہ بے حساب بٹ رہا ہے اس سے حصہ وافر حاصل کرو اور اس ابدی زندگی کو پاؤ جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان الفاظ میں دی ہے فرمایا

"اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم)

پس مبارک ہیں وہ نوجوان جو خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے گا مبارکباد کے مستحق ہیں وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اس آسمانی کامیابی کی راہ پر ڈالتے ہیں اور اس میں کامیاب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

یومِ مصلح موعود رضؓ

شبِ تاریک کی ظلمات ہوا ہو جائیں
وہ جو پابندِ سلاسل ہیں رہا ہو جائیں

صبحِ نو صبحِ طربناک کی صورت آئے
قلبِ مضطر سے جو وعدے ہیں وفا ہو جائیں

اک صدا فرش سے تا عرش فضا میں گونجے
دھڑکنیں تک بھی مرے دل کی دعا ہو جائیں

نور ہی نور ہے اور نورِ خدا کا مظہر
رحمتِ حق سے دھندلکے بھی ضیاء ہو جائیں

قدرت و قربت و عظمت کے نشانِ ذیشاں
یہ نشاں وہ ہیں کہ دل ان پہ فدا ہو جائیں

اس اولوالعزم سے قوموں کو ملی ہے برکت
کیوں نہ لوگ اس کے لئے محوِ دعا ہو جائیں

مظہرِ اوّل و آخر کی مسیحائی سے
مرگ سے چھوٹ کے مرہونِ بقا ہو جائیں

ناصر و فاتحِ دیں اور بشیرِ ثانی
فتح و نصرت کی بشارت کی صدا ہو جائیں

حسن و احسان میں مسیحائے زماں کی مانند
بے نوا یانِ محبت کی نوا ہو جائیں

یاد اس طرح سے الفاظ میں ڈھلتی ہے نسیم
خود بخود آج دعا دل سے نکلتی ہے نسیم

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک واقعہ

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے

اس زمانے میں جب کہ خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھتا تھا جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض رؤیا اور کشوف ایسے ہیں جو پورے ہو چکے ہیں لیکن عام احباب کو ان کا علم نہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے۔ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضور علیہ السلام کو یہ رؤیا دکھایا گیا کہ:

"ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔"

(تریاق القلوب ضمیمہ)

یہ رؤیا سنا کر حضرت مصلح موعود نے حاضرین جلسہ سے فرمایا کہ وہ لڑکا جس کا اس رؤیا میں ذکر ہے اس وقت میرے پہلو میں کھڑا ہے۔ یہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے بیٹے مرزا عزیز احمد صاحب ہیں۔ چنانچہ اس وقت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مصلح موعود کے پہلو میں کھڑے تھے اور حاضرین جلسہ نے انہیں دیکھا۔

سو اس رؤیا کے مطابق قریباً سات سال بعد حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس موقعہ سے متعلق استاذی المکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب سابق صدر انجمن احمدیہ نے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ جس وقت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی بیعت ہوئی اس وقت حضرت مولوی صاحب موصوف بھی مسجد مبارک قادیان میں موجود تھے اور جہاں تک آپ کو یاد پڑتا ہے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میاں صاحب کو پکڑ کر آگے کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا اس طرح رؤیا کے یہ الفاظ بھی پورے ہوئے کہ

"وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا"

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کی بیعت پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۸۵ میں مندرج ہے کہ

"حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی بیعت کا پیغام لے کر حضور کی خدمت میں گئے تھے اور حضور نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور خاص دوسرے ہی روز اپنے گھر میں ان کی دعوت کی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب بھی شامل تھے۔"

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا بیان ہے "دو تخت بچھے ہوئے تھے۔ ان پر ایک چاندنی بچھی ہوئی تھی۔ ہم نے وہاں کھانا کھایا۔ حضرت ام المومنین کھانا تقسیم کر رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس ہی ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت خوش نظر آتے تھے یقین سے تو نہیں کہہ سکتا مگر کچھ یاد پڑتا ہے کہ حضرت اقدس نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی سے کہا "محمود یہ تمہارا بھتیجا ہے"

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لادیب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقدس دادا (علیہ السلام) اور نیز آپ کے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اعلیٰ علیین میں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کی

موصی صاحبان اور تعلیم قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کی ہوئی بابرکت تحریکوں میں سے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی تحریک بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ امام وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس غرض کے لئے خاص جذبہ اور انہماک رکھتے ہیں اور اسی غرض سے آپ نے ان خوش قسمت احمدیوں کو جنہیں وصیت کرنے کی سعادت حاصل ہے بطور خاص اس طرف توجہ دلائی تھی اور ان کی یہ ذمہ داری قرار دی تھی کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے کوشاں رہیں۔ آپ نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں بھی بطور یاددہانی ارشاد فرمایا ہے کہ:

"میں نے قریباً سات سال قبل موصیان کی ایک تنظیم کا اعلان کیا تھا اور کچھ ابتدائی کام ان کے ذمہ لگائے گئے تھے۔ چنانچہ میرا خیال تھا کہ بعد میں اجتماعی طور پر کچھ اور کام بھی ان کے ذمہ لگائے جائیں گے۔ لیکن چونکہ ان کی جو ابتدائی ذمہ داریاں تھیں وہ ایک خاص معیار تک نہیں پہنچیں اس لئے وہ ذمہ داریاں جن کے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ دوسرے مرحلہ پر ان کو بتائی جائیں گی اور وہ ان ذمہ داریوں کو بھی اجتماعی رنگ میں نباہنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے متعلق میں نے خاموشی اختیار کی۔

جہاں تک موصیان کے لئے ابتدائی کام کرنے کا سوال تھا۔ میں نے یہ کام ان کے ذمہ لگایا تھا کہ تمہارے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا۔ مرد ہو یا عورت کوئی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو لیکن قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو۔ یا ترجمہ پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو۔ یا عام روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والی تفسیر قرآن کا انہیں علم نہ ہو۔ ... مگر سات سال ہونے کو ہیں ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اور نمایاں کام نظر نہیں آیا۔"

(الفضل یکم تبلیغ ۱۳۵۲ ہش)

موصی صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں پوری تندہی سے کوشش فرمائیں اور اپنے کام کی باقاعدہ رپورٹ بھی بھجواتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک سوال

کیا آپ ماہ دسمبر کی کارکردگی کی رپورٹ مرکز میں ارسال کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو فوری طور پر یہ رپورٹ بھجوائیں نیز آئندہ ہر ماہ اس امر کی پابندی فرمائیں کہ آپ کی رپورٹ مرکز میں وقت پر پہنچ جائے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی عابد محمود آف مغلپورہ لاہور کی ایک آنکھ کا آپریشن گذشتہ ماہ ہوا لیکن وہ کامیاب نہیں ہوا۔ چند دنوں میں دوسرا آپریشن ہوگا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس آپریشن کو کامیاب کرے آمین۔

(مکرم خالد محمود جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے والد صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور اس وقت وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتیاب کرے۔

(حمید احمد دارالنصر شرقی ربوہ)

۳۔ مکرم میاں اکبر علی صاحب جو کہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے تاہم احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

۴۔ میری والدہ کریم بی بی عرصہ دو سال سے بیمار ہیں کبھی کبھی کچھ تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار فضل الدین گولبازار ربوہ)

۴۔ اولاد کو اور ہم سب کو ان کی حسنات کا وارث بنائے۔ آمین

جو باد کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۰۱۲

میں حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذر احمد سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بعمر پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حنیف احمد محمود۔ بیت الحبیب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

گواہ شد: نور الحق انور پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: نذیر احمد ولد حبیب اللہ صاحب مرحوم دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۳

میں ایم اے لطیف شاہد ولد میاں فضل الرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بعمر پیدائشی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ایم اے لطیف شاہد محبوب کالونی چک گل والا۔ سرگودھا۔

گواہ شد: فضل الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

گواہ شد: محمود مجیب اصغر وصیت ۱۹۶۳ء چوہدری منڈی۔ بھیرہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۴

میں محبوب احمد ادریس لقا پوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب لقا پوری۔ قوم جالب کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بعمر پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۶/۳ ایبے سینا لائنز کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محبوب احمد ادریس لقا پوری ۱۰۶/۳ ایبے سینا لائنز کراچی

گواہ شد: سردار محمد ولد نور محمد صاحب P.E.C.H.S 2/25 کراچی ۲۹۔

گواہ شد: نصیر احمد شیخ ولد شیخ منیر احمد 2/27 P.E.C.H.S کراچی ۲۹۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۵

میں امۃ الکریم نزہت بنت حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بعمر پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

بالیاں ایک جوڑی دو تولے قریباً ۵ ملتے مالیتی ۱۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ: امۃ الکریم نزہت محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ جھنگ۔

گواہ شد: بشیر الدین عبید اللہ سابق مبلغ بلجیم حال مربی سرگودھا

گواہ شد: منیر الدین عبید اللہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۱۶

میں غلام مصطفیٰ ملک ولد ملک غلام حیدر صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بعمر پیدائشی ساکن ۳۰۱ الف رحمان پورہ ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: غلام مصطفیٰ ملک ۳۰۱ رحمان پورہ لاہور

گواہ شد: ملک عبد القادر سیکرٹری مال صدر مجلس موصیان حلقہ رحمان پورہ لاہور

گواہ شد: تسنیم حلقہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ زینب بی بی صاحبہ ۱۲ جنوری کو بعمر ۵۲ سال وفات پا گئی ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

شاہ محمد سنگھ چک ۹۶ ج ب ضلع لائلپور

(۲)

میرا اکلوتا بیٹا آٹھ دن بیمار رہ کر ۲۶ جنوری کو فوت ہو گیا ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(علی احمد معلم جماعت احمدیہ لوالی کوٹ ضلع شیخوپورہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب چوہدری دین محمد سنگھ سخت بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے (عبد الغفور دارالصدر جنوبی ربوہ)

الٰہی نعمت ہے تریاق سلیمانی

تریاق سلیمانی

سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے
چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں
پیٹ کی تکلیف میں
تریاق سلیمانی کھائیے
بدہضمی سے نجات پائیے

المنار دواخانہ۔ ربوہ

ماہنامہ الفرقان فروری ۱۹۷۳ء کے متعلق ضروری اطلاع

فروری ۷۳ء کا رسالہ مقررہ تاریخ پر ۱۵ فروری کو جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے جن کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کر دیا گیا ہے۔

یہ ایک خاص رسالہ ہے۔ شذرات دلچسپ نظمیں، البیان اور درس الحدیث کے علاوہ غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم اور حضرت عیسیٰؑ کے ہندوستان آنے کے بارے میں تحقیقی مقالے نیز تاریخی فوٹو بھی شامل اشاعت ہیں۔ تیسری صدی کے مشہور صوفی الحکیم الترمذیؒ کا ایک جدید حوالہ ختم نبوت کے معنوں کے لئے پہلی مرتبہ بعنوان اداریہ شائع ہوا ہے جو قابل دید ہے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔ ایک رسالہ کی قیمت اسی پیسے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

یہ رقم کس کی ہے۔

خاکسار کو ریلوے لائن اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے درمیان سے کچھ رقم گری پڑی ملی ہے جس صاحب کی یہ رقم ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔ (مبارک احمد خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پتہ درکار ہے

سید بشیر احمد صاحب موصی ۱۴۴۱ ولد بابو شاہ صاحب نے اپنی وصیت جلد دی دین ڈاک خانہ کروڑ لکا ضلع ملتان سے ۱۹۶۴ء میں کرائی تھی بعد میں مری ہزارہ میں مقیم رہے ہیں اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۱ فروری۔ چار مسلح نقاب پوشوں نے کل لندن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر کے دفتر میں اچانک گھس کر بھارتی ہائی کمیشن کی عمارت پر قبضہ کر لیا۔ لندن پولیس نے دفتر کی عمارت کو فوراً گھیرے میں لے لیا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس کے نشانہ باز موقع پر پہنچ گئے۔ اور مسلح نقاب پوشوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے تبادلہ میں دو نقاب پوش حال بحق ہو گئے اور ایک نقاب پوش شدید زخمی ہو گیا۔ جو تھا آدمی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا زخمی نقاب پوش کو گرفتار کر کے نواحی تھانہ میں پہنچا دیا گیا۔ کاری طور پر بتایا گیا ہے کہ حملہ آور ایشیائی تھے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ان کا تعلق کس ملک سے تھا۔ یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ حملہ آوروں نے کس مقصد کے لیے کارروائی کی۔

پیکنگ ۲۱ فروری۔ وزیر اعظم چو این لائی نے کہا ہے کہ چین پاکستان کو غیر ملکی جارحیت کے خلاف اپنی آزادی برقرار رکھنے میں بھرپور مدد دے گا۔ انہوں نے کہا برصغیر جنوبی ایشیا میں حالات قطعی طور پر اطمینان بخش نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے باوجود پاکستان کے ۹۳ ہزار جنگی قیدیوں کو ابھی تک رہا نہیں کیا گیا۔ وزیر اعظم چو این لائی نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں بہت سی غیر ملکی طاقتیں تخریبی کارروائیوں میں مشغول ہیں جن سے پاکستان کی سالمیت اور برصغیر جنوبی ایشیا میں امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین اور پاکستان گہرے دوست ہیں۔

کراچی ۲۱ فروری۔ بلوچستان کے گورنر نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں مستقل عوامی پارلیمانی کی نمائندگی کے بغیر نئی صوبائی حکومت قائم کرنا ممکن ہے۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے نواب اکبر بگٹی نے مزید کہا کہ بلوچستان کے متعدد علاقوں میں گوریلا تنظیمیں بعض غیر ملکی ماہرین اور پاکستان کے دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی نگرانی میں کام کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۱ فروری۔ پنجاب لینڈ کمیشن نے غیر آباد اور چھوٹے کاشتکاروں سے زمین الاٹمنٹ کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایسے مزارعین جن کے نام کاغذات مالی میں ربیع ۱۹۷۲ء تک چار گرداوریوں کا اندراج ہو اور ایسے چھوٹے کاشتکار جن کی اپنی ملکیت گزارہ یونٹ سے کم ہو ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء تک متعلقہ تحصیل دار کے نام اپیل آرڈر ۱۱ کے تحت درخواستیں بھیج دیں۔ فارم اپیل آرڈر ۱۱ کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز سے دستیاب ہیں۔

پیکنگ ۲۱ فروری۔ مغربی ممالک کے سفارتی نمائندے صدر نکسن کے مشیر ڈاکٹر ہنری کیسنگر کے حالیہ دورہ چین کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق ڈاکٹر کیسنگر کی چیئرمین ماؤ سے ملاقات کو ٹیلیویژن پر دکھایا جانا غیر معمولی واقعہ ہے

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ کی روداد (بقیہ ص ۱)

آپ کی تقریر کے بعد محترم نسیم سیفی صاحب نے اپنا منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں پڑھ کر سنایا جس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے پیشگوئی کی روشنی میں حضرت مصلح الموعود کے کارنامے کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت المصلح الموعود کے ذریعہ جماعت کو ہر لحاظ سے استحکام نصیب ہوا۔ تعداد کے لحاظ سے بھی اور اخلاص اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی۔ جو فتنے آپ کے عہد میں رونما ہوئے آپ نے ان کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور قبل از وقت ان کی ناکامی کی اور اپنی کامیابی کی بشارت دی جو کہ حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی سے واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو پُر کیا۔ آپ نے قرآن پاک کی جو پُر معارف اور بے نظیر تفسیر فرمائی وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں اہم دینی مسائل پر بے نظیر کتب تصنیف فرمائیں اور مختلف ممالک میں مساجد تعمیر کرائیں۔ غرض آپ کی تمام مقدس زندگی اہم دینی اور علمی کارناموں کی سرانجام دہی کے لیے وقف رہی۔

آپ کی تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ کے ایک اور طالب علم مکرم محمد ذکریا صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت مصلح موعود کے بابرکت دور میں کلام اللہ (قرآن مجید) کا ہر جگہ دنیا پر ظاہر ہوا اور آپ کی بیان فرمودہ تفسیر القرآن میں جو خصوصیات پائی جاتی ہیں آپ نے ان کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ جس خیر از جماعت اہل علم اصحاب نے ان کا مطالعہ کیا ان پر اس کا گہرا اثر ہوا اور انہوں نے حضور کے علمی علوم کا اعتراف کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم سید محمود رضا صاحب عاجز عظیم آبادی نے اپنی نظم پڑھی جس کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر فرمائی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق غیر مبائعین کے موقف کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان لوگوں نے پیشگوئی کے محکم حصوں کو چھوڑ کر متشابہ حصوں پر اپنے موقف کی بنیاد رکھی ہے اور پھر بار بار اس میں تبدیلی کرتے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی کے محکم حصے کون سے ہیں اور کس طرح وہ لفظ بلفظ پورے ہوئے۔ اور متشابہ حصے بھی ان کے عین مطابق پورے ہو کر ایمان میں زیادتی کا موجب بنے۔

محترم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم پڑھی جو حضرت مصلح موعود کے حضور نذرانہ عقیدت پر مشتمل تھی۔

آخر میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی کا دن منانے کی رسم ہم میں نہیں ہے آج کا یہ اجتماع دراصل خدا تعالیٰ کے اس احسان کی یاد میں منایا جا رہا ہے جو دہریت کی زہریلی کیلوں کو توڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان آسمانی نشان کے طور پر ظاہر فرمایا۔ یہ پیشگوئی ایک خدا نما نشان ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی صفات پر زندہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا مقصد اس جلسہ کا یہ ہے کہ جس غرض و غایت سے مصلح موعود کا نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا وہ ہمارے ذہنوں میں اور قلوب میں تازہ رہے اور ہم اس کی حقیقی روح کو زندہ رکھیں۔

یہ پیشگوئی ہر احمدی کو یہ پیغام دیتی ہے کہ وہ کلام اللہ کے مرتبہ کو ظاہر کرنے اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کو وقف کر دے۔ یہ پیغام ہر وقت ہمارے سامنے رہنا چاہیے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حقیقی معنوں میں عاشق قرآن بن جائے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے لیے جن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ انہیں پیش کرنا چلا جائے۔

آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا عطاء المجیب صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ بھارت میں نئے امریکی سفیر ڈینیل پیٹرک موئینہان اپنا عہدہ سنبھالنے کے لیے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر ایک بیان میں کہا کہ امریکہ اور بھارت کے تعلقات بہتر ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم مصلح موعود کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

ربوہ ۲۱ فروری۔ کل ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ربوہ کے زیر اہتمام چار بجے شام لجنہ ہال میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے سرانجام دیئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو کہ نجم النساء صاحبہ نے کی۔

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ، امۃ الرشید شوکت صاحبہ، شگفتہ اسلام صاحبہ، امۃ الرفیق دامرہ صاحبہ اور مبارکہ نسیم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ طاہرہ مبارکہ صاحبہ، نصرت جہاں صاحبہ، مختار صاحبہ، صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، امۃ الناصر نصرت صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ اور امۃ الحی صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں مختلف نظمیں پڑھیں۔ آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر جلسہ نے اس پیشگوئی کی اہمیت کو نئی نسلوں پر واضح کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مقامی خواتین کی کثیر تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئیں۔ (سیکرٹری اشاعت)